رَبْعَةً لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ

ایک روایت مین ایسی بہی ہی صفت | یعنی تھی آپ معتدل قامت
اور نہ کوتہ تھے اور تھے نہ دراز | بسکہ تھا قد پاک خوش انداز
ہاین روایات اور جو مرثے | وہ بہی تائید کرتے ہین اسکی

کان ربعة وهو الى الطول اقرب وايضا
اطول من المربوع واقصر من المشذب

حسن الجسم

تھی خوش اندام وہ رسول کریم | بعد تخصیص کی بہی ہے تعمیم
اور یا یون سمجھ کہ ہے یہہ نفی | غایت فربہ اور لاغری کی
ہین یہان چار لفظ کے معنا | یعنی یہہ حسن جسم کا فقرا

بادن متماسك معتدل القامت متناسب الاعضا
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

اٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوْعًا

یہہ روایت ہے دو طرح پہ تم | جسم بالکسر بہی ہی اور بضم
متبا ور بضم لفظ رجل | مرد بالغ کو جان تو بالکل
یعنی ایک بات ہی سنا ای خوشخو | کہ نہ لائق ہی یہہ صحابی کو

جو کری وصف اس صفت کی ساتھ
حال یہہ ہے کہ وصف حضرت کا
یہی احسن ہی یان پر ای عاقل
ہی مراد اس سی وصف نبوی شریف
رجل الشعر یا قد مربوع
یہان پہ مقصود یہ ہے ربعہ سی

فخر عالم کا یون ای نیک صفات
منین اس طرح سی کسی نی کیے
کہین با کسر جیم لفظ رجل
اور یہہ ہوئین گی معنی اسکی لطیف
وصف تحقیق ہی یہی مسموع
یعنی حضرت بطول مائل تھے

لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم بالطویل الممغط ولا بالقصیر المتردد

ہین ممغط کی سن تو دو معنا
اسکی معنی یہان یہہ ہوئین گے
یعنی نہایت طویل و لاغر جسم
کہ در آیند بعضے ہون اجزا
یان پہ ہی نفی طول غایت کی
طول کی ساتھہ بسکہ قلت لحم

یعنی ظاہر دراز اور دبلا
کہ رسول خدا نہ تھی ایسی
متردد قصیر ای خوش اسم
یعنی اجزا مین ہی یہہ فہم کی جا
اور نہایت ہی قصر قامت کی
قصر کی ساتھہ ہونا کثرت لحم

کان ربعة من القوم

ربعہ تھے آپ قوم مین اپنے
اور من ہی یہان بمعنی فی

اسکا اس طرح سے بیان کیا ۔ آپ جسوقت ہوتے تھے تنہا
متوسط دکھائی دیتے تھے ۔ بی تامل نظر کے پڑنے سے
اور جب دیکھتا بغور کوئی ۔ دکھتی اقرب بطول تھی وہ بنی
پس نہین ربعے سے مراد یہی ۔ اس جگہ پر مگر کہ تقریبی

کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم فخما مفخما

واہ صلی علی رسول خدا ۔ سے تھے بزرگ اور بزرگ کردہ شدہ
ای معظم بذات خود بیشک ۔ تھے لڑکپن سے عمر آخر تک
تھی نظر مین بھی اور دل مین بھی ۔ بلکہ ہر ایک کی آپ گل مین بھی
جسنے دیکھا تھا اوسکو بھی تھی بزرگ ۔ اور سنا جسنے اوسکو بھی تھی سترگ
تھی وہ نزدیک اپنی رب کی عظیم ۔ اور معظم تھی خلق کو وہ وسیم
ہی یہ کان از برای استمرار ۔ یعنی عظمت اونھون کی بی انکار
تھی نہ کس کی دل مین ای صاحب ۔ متمکن سے تھے اور سے تھے واجب
تھی نہ قدرت کسی مکابر کو ۔ کہ ہو متکبر آپ سے بر رو
گر کوئی کرتا ظاہر استنکاف ۔ ہوتا باطن مین لیکن اوسکی خلاف
کیونکہ دلمین تو ہوتی تھی تعظیم ۔ گو وہ ظاہر نکرتا اوسکو لیم

ہی بڑا وہ اس بزرگی سی مشہور بھی — جسم اطہر کے بروئے الوزکی
بلکہ تھی یہ بزرگی و عظمت — ذات اقدس کی از رہ خلقت

كَانَ اَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوعِ

خوشنما وہ دراز قامت تھی — تھے لیکن مائل بطول حضرت سے

وَاَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ

اور مشذب سی وہ تھے کوتہ تر — یعنی جو ہو طویل اور لاغر
بائن الطول اور نحیف تھے — قد دلجو مین بلکہ تھے ایسے
با قامتیکہ سرو سہی گر بہ بیندش — یکپا ستادہ تا بقیامت کند قیام

مُعْتَدِلُ الْخَلْقِ

یعنی خلقت تھی آپ کی ایسی — اعتدالی ہر ایک عضو مین تھی

بَادِنٌ

خوب پر گوشت اور گداز بدن — حسن و خوبی سی تھا سجا ہمہ تن

مُتَمَاسِكٌ

اسکے معنی لکھی ہین یون یعنی — جسم اطہر تھا غیر مسترخی
خوب مستحکم اور تھا بستہ — جملہ اعضا جسم تھے پیوستہ
ہی روایت جو کان ضرب اللحم — اسکا مطلب یہی ہی اے عالی فہم

ہی عدم لاغری بدن سی مراد	اور یون ہین ضرب لحم سی رکہیادر
کہ نہ تھا جسم پاک پھولا ہوا	اب منافی نہ او سکو یہہ ہوگا
جیسے اس قول کی بیین ہے	یہہ روایت بہت ہی احسن ہے

شخص بین شخمین لاناحل ولا مطہم ولم
یکن سمینا قط ولا نحیفا قط

کہا بعضون نی ضرب لحم سے بیان	قلت لحم کا نہین ہے بیان
بلکہ مقصود بیان ہی ای خوش اسم	کچی لب تنگی سے سبکے جسم
اور بعضون نی ہے کہا اس طور	ہا دن اور ضرب لحم سے کر غور
ہین یہہ دونون بیان دو حالت	ای جوانی وپیری حضرت
نہ منافات اب رہے اس طور	سن تیسے اسکے دلیل ہے جس طور
حضرت عائشہ سے ہے مروی	کہ سن جب ہوئی جناب نبی
اور پر گوشت جسم پاک ہوا	قصد جیسے مسابقت کا کیا
یعنے ساتھ آپ کی جو مین دوڑ کے	بے شبہہ آپ ہی مین آگے ہوئے

اذا جاء مع القوم غمرهم

آپ جب ساتھ قوم کے ہوتے	سب سے اونچے وکہائی دیتی ستے
یعنے ہوتا گروہ جب ہمراہ	لوگ دستے تھے پست اور کوتاہ

حضرت عائشہ نے فرمایا | وصف قد شریف مین ایسا
کہ جو تنہا جناب ہوتے ستھے | ہوتے منسوب ساتھہ ربعتہ کے
اور جب بیچ قوم کے ہوتے | سرفراز اور بلند دکھتے ستے
یعنے تنہا میانہ قامت آپ | دیکھتے لوگون مین باحوالت آپ
ہوتے وہ طرف گروہ مرد طویل | دکھتے اونچے اونون سے تو وہ خلیل
اور جب اون دونون ہی جدا ہوتے | ہوتے منسوب ساتھہ ربعت کے
پر وہ ربعت سے تھے آپ کی مائل | طول کی ساتھہ سن تو ای عاقل
اور یہہ تھے کرامت مطلق | واسطے آپ کے زحضرت حق
جیسے برتر تھے سب سے سیرتمین | ویسی ہی خوب سب سے صورتمین
کہ کسیکو نہووے فوقیت | اون پر از راہ صورت و سیرت

اِذَا جَلَسَ یَکُوْنُ کَتِفُہٗ اَعْلٰی مِنْ جَمِیْعِ جَالِسِیْنَ

آپ مجلس مین جبکہ ہوتے تھے | سب جلیسون سے ہوتے دوش اونچے
وہی حکمت سے آئین ہی مسطور | پہلے اس ہی جو ہو چکا مذکور
کی ہی تقریر یہہ کہا جسنے | کہ نہین یہہ صفات آپ کی سی
سنیے یہہ وصف جز کلام زرین | نہین گذرا نظر سے اور کہین
جان تعمیر کا سبب تو یہی | کہ ہے مرقوم یہہ جو قول علی

ای اذا جا رسن تو ای عاقل	سب یہ یستی وجلوس کو شامل

كان لونه الذي لا شك فيه الابيض الازهر

رنگ بیشک یہ سب کا تھا	خوشنما بس سفید و سرخی ملا
اور روایات ہیں جو یاں مرقوم	کہ موافق اسی کی تو مفہوم

ابيض مشرب وابيض مشرب بحمرة وازهر اللون
وامغر وازهر اللون ليس بابيض امهق وجسمه ولحمه
اسمر الى البياض واحمر الى البياض وابيض بابنه الى السمرة

اور بھی جو روایتیں کچھ ہیں	کچھ منافات سے نہیں ان میں

ليس بابيض شديد الوضح وليس بابيض امهق
واضحة ولا بالابيض الامهق ولا بالادم

ان روایات سے ہوا یہ عیاں	سمرہ حمرت کی ہی مراد یہاں
جو ملا ہو وہ بیاض کی سات	یعنی سرخی و سپید نیک صفات
اور بیاض اوس بیاض سی ہی مراد	ہو مشرب بحمرت ای دل شاد
ورنہ امہق ہے وہ بپیش عرب	اوسکو ہکر وہ جانتے ہیں سب
سے جو بعضے روایتوں میں لکہا	یعنے جسطرح سے ہے یہ فقرا

یعنی ہوتی ضیاء مہر پہ تھے	روشنی بسکہ غالب اوس رخ کے
اور کمتر سے ہوتے جب حضور چراغ	ماندہ ہوجاتا تھا وہ نور چراغ
اور ہی جابر سے اس طرح منقول	کہ شب ماہ مین جناب رسول
مینے دیکھا کہ پہنے تھے بافر	جسم اطہر مین حلۂ احمر
کیا مینے شروع نظارہ	ماہ کا اور روئے انور کا
ہے قسم صانع حقیقی کی	خوبی اوس رخ کی پس و بالا تھی
یعنی افزون تھا حسن حضرت کا	حسن ہے ماہتاب کی بخدا
ماہ کیا ہے وہ بلکہ تھا بہتر	مہر کے نور سے رخ انور
واہ سبحان ربی الاعلی	وصف کیا ہوسکے اب اسکی سوا

قطعہ

اے قد تو از سرو روان موزون تر	وی حسن تو از شمس و قمر افزون تر
مارا نرسد کہ شرح حسنت گوییم	کای حسن تو از شرح و بیان بیرون تر

فرد

الکن ز بیان صفات حسنش گفت	در وصفش بر شته جان سفت

قطعہ عربیہ

وَحِیدٌ مَلِیحٌ سِرَاجٌ مُنِیرٌ	صَبِیحٌ مُبَاحٌ بَشِیرٌ نَذِیرٌ

شَفِیعٌ رَؤُفٌ رَحِیمٌ کَرِیمٌ | عَظِیمٌ فَخِیمٌ سَلِیمٌ کَلِیمٌ
شَجِیعٌ زَعِیمٌ کَظِیمٌ بَسِیمٌ | قَسِیمٌ جَسِیمٌ نَسِیمٌ وَسِیمٌ
نَبِیلٌ جَزِیلٌ جَمِیلٌ شَکِیلٌ | جَلِیلٌ خَلِیلٌ قَبِیلٌ کَفِیلٌ

فرد

از فرق تا قدم ہمہ جانست آن نہال | گویا ہمہ ز آب حیاتش سرشتہ اند

خمسہ

خوب لکھا ہے بس کسی نے وہ | مدح حضرت میں ہی جو ہیہ خمسہ
گیسوی مشک نشان و ید بیضا داری | ہچو آئینہ خورشید کف پا داری
شمعہ حسن گلو سوز تو ہر جا داری | خط سبز و لب لعل و رخ زیبا داری

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری

بسکہ گردیدہ موصوف تو در جملہ صفات | سخت قند مکرر و ہست تنگ نبات
حسن و تقریر و ہمہ ناز و ادا و عادات | شیوہ و شکل و شمائل حرکات و سکنات

انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

ہو گیا وصف عام کچہ معلوم | آب ہے ہر عضو کی صفت مرقوم

لکھوں وصف سر اعلی تمیم سدم اصبحت
کہ واصف سر بلندی وہ عالم اس سے پاتا ہے

ہین جو بیدار مغز وہ ای شمیم ‏ ‏ بعنایات و فضل رب کریم
مجھکو عالی دماغ جانتے ہین ‏ ‏ عقل و دانش کو میرے مانتے ہین
کیونکہ ہین سب یہ شعور و ناکارہ ‏ ‏ سر سرور کا اب ہون مدح سرا
ہے منور جو آج کاخ دماغ ‏ ‏ جلوہ افروز طور کا ہے چراغ
اس مین قبضہ ہی ندیدہ ہی ‏ ‏ سر باوج فلک کشیدہ ہے
بلبل طبع چہچہاتی ہے ‏ ‏ قصد پرواز سدرہ لاتی ہی
طائر فکر کا بھی عزم اکثر ‏ ‏ ہی یہہ پرواز سدرہ سے برتر
سر سے کر خامہ عرصہ تحریر ‏ ‏ طے بوصف سر بشیر و نذیر

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ عَظِيمُ الْهَامَةِ

لکھتے اس طرح ہین سب اہل سیر ‏ ‏ خوب اور خوشنما بڑا تھا سر
جودت فکر ہے پس یہہ دلیل ‏ ‏ یعنی تھے آپ بس ذہین و عقیل
کثرت قوت دماغ اور دل ‏ ‏ جوہر عقل کا سبب حامل

ضَخْمُ الْهَامَةِ ‏ ‏ وَضَخْمُ الرَّاسِ

ان دو لفظون سی بھی یہی ہی مراد ‏ ‏ دو روایت مین جو یہہ مین کہہ یاد

لکھون کیا حال گیسوؤں کو زبس پیچتابی ہی
دم فکر سخن پیش نظر اندھیر چھاتا ہے

سر مین سودا سواد گیسو کا — عشق دل مین ہی موئی دیجو کا
گر ہو رسوائی کا خیال ذرا — پردہ کر لیوی جھٹ شب یلدا
مجمر عو طبلہ عنبر — نافہ مشک یا ہے کاسہ سر
کر سیاہی سواد دیدہ حور — اور جب طبع نارسا کا قصور
لیئے جو سوچ کر تو دے کا شال — ایک بھی جھٹک ہو یہ کیا ہی مجال
ایک بال کو تو یان ہی مات اور — قلم دو زبان کے کیجیے سپرد
وصف گیسوے سید عالم — اس طرح سی کر کلک شبہ رقم

كَانَ رَجِلُ الشَّعرِ ذُو وَفرَةٍ وَ لِمَّةٍ وَجُمَّةٍ

فخر ہر دو جہان و ختم رسل — باعث آفرینش جز و کل
رجل الشعر صاحب وفرہ — صاحب لمہ اور ذی جمہ
حسن و خوبی مین بال تھی چیدہ — محض سیدھی نہ محض پیچیدہ
وہ نمون کانون کی لو تک آتی تھی — اور شانون تلک بھی جاتی تھی
اور یا مین لو اور شانون کے — کبھی اس نہج سی بھی رہتی تھے

ہین روایات مختلف اس مین — جان تو انکو جملہ چہ قسمین ؂
قسم اول ہی نصف کانون تک — اس روایت مین نقل ہے بیشک

كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى نِصْفِ اُذُنَيْهِ وَاِلٰى اِنْصَافِ اُذُنَيْهِ ٭

یا کہ یہ بیان حال سجہ — عقص اور جمع کا مقال سجہ
اور مقدار کا ہی یا یہ بیان — حسب بالیدگی بحسب ازمان
تا بہ نرمہ ہوئی یہ قسم دوم — جیسے اس جا ہی یہ حدیث رقم

مختلف بحسب

كَانَ عَظِيْمَ الْجُمَّةِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ فَاِذَا هُوَ ذُوْ وَفْرَةٍ

اور جمہ سے ہے یہان یہ مراد — مطلقا بال ای جمتہ نہاد
تیسری قسم ہے بزینت وزین — دونون گوش اور دوش کی مابین
یہہ روایت جو نقل ہے اس جا — صاف یان اسکی ہین یہی معنا

كَانَ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقَيْهِ

قسم چوتھی ہے تا بدوش تھی بال — مگر اسکا ہی رکھہ ضرور خیال
جمہ سے کم زیادہ وفرہ سے — خود سمجھ لے یہہ جو حدیث پڑھے

دُوْنَ الْجُمَّةِ فَوْقَ الْوَفْرَةِ

اور برعکس سب سمجھ اسکے | یعنی جیسے یہہ فقرہ لکہا ہے

فوق الجمة دون الوفرة

بال اس طرح سے رہین گی جب | اسکو لمہ کہین گے اہل عرب
قسم ثالث ہے سن ای ذیہوش | بال موصول و متصل تہی بدوش
لکہون اس جا روایت رنگین | ہے مبرا جو از چنان و چنین

یضرب منکبیه ویبلغ الی کتفیه
وکان له جمة جعدة

اور جو ہی قول ابن ابی ہالہ | غور سے سن ہی کر سمجھ ڈالا

یجاوز شعره اذنیه اذا هو وفره

جب بڑہانے کا آپ کرتے خیال | دونون کانون سے تہی گذرتی بال
ہی انہین تینون قسمون کا بیان | اب ہوئی خوب اسکی شرح عیان
ششین قسم کا کلین تہین چار | عنبر و مشک و سنبل اونپہ نثار
انہین معنی مین یہہ روایت ہے | بافصاحت ہی بابلاغت ہے

اربع غدائر او ذو ضفائر اربع

سن چکے تم جو تہین جتنی قسمین | وجہہ مختار جمع لکہون مین
معنے ہی حلق و قصر بالون پر | مختلف وقتون اور حالون پر

چار بار اتفاق حضرت کو — سر منڈانیکا جو ہوا سن لو
بعد ہجرت کے ایک حدیبیہ مین — دوسرا عمرۃ القضا مین کہین
تیسرا عمرہ جعرانہ — چوتھا حج الوداع مین ہی لکھا
ماسوا اسکے اور بھی ایک بار — قصر فرمایا تھا بلا تکرار
حال کوتاہی اور درازی کا — سب جے بعد اسکے جیسا دیکھا کہا
ہی تامل سی وہ نہین خالی — جو کہ غفلت ہی اسکی وجہ لکھی
یعنی غفلت سی جب نہ کتراتی — تا بدوش شریف تھی آتی
اور کترواتے جبکہ سر دین — نصف کانون سی تھی وہ بڑہتی نہین
نہین خالی ہی بس تامل سے — جو کہ مذکور ہو چکا اب سے
یہہ بھی ثابت ہوا کہ موے سر — رہتے تھے دوش تک دراز اکثر
غالبًا وہ درازے کوتاہے — گوش اور دوش سی بڑہتی تھے

وکان یسدل شعرہ

اور کرتے تھے سدل خیر بشر — یعنی لٹکاتے تھے وہ موی سر
دونون جانب جبین کی یا تھا — پر بلا فرق وہ رسول خدا
(یعنی بغیر مانگ نکالے ۱۲)
جبہہ پر یا کہ موے پیشانی — چھوڑتے وہ حبیب ربانی
یہہ بیان ابتدا سے حال کا ہی — فرق اسمین نہ ایک بال کا ہی

کیونکہ اس وقت مین وہ عالیجناب — رکھتے تھے دوست وفق اہل کتاب
مگر اوس امر مین کہ ہوتے ضرور — نہ وجوب اور ندب سے مامور
اونکی تالیف آپ کرتے تھے — کہ طریقے پہ اونکے چلتے تھے
اور اوس واسطے کہ ہووے عمل — اوس شریعت پہ جو کہ تھی اول
سدل ہی فرق وہ تو کرتی صاف — اور کفار فرق اونکے خلاف
فعل انکا خزا اتباع سلف — کچھ نہ رکھتا تھا اور دلیل شرف
بعد اسکے روایت دیگر — سن تو لکھتا ہون اب عجب خبر

ثم فرق راسہ

بعد ازان آپ نے ہی فرق کیا — یعنی بالون کو بیچ سر سے جدا
مانگ سر مین نکالی ہی یہ مراد — آخر الامر مین رکھو اوسکو یاد
جانب جبہہ سے اوٹھائی بال — یعنی آگے سے پیچھے لائی بال
دوست رکھتے تھے اسکو آخر مین — تا ہو اونکے خلاف ظاہر مین
یعنی اہل کتاب کے بلال — دیکھے اونکے نہ جب رستی حال
ابن ابی ہالہ کا جو ہے یہ بیان — اس طرح سن اوسی بگوش جان

ان انفرقت عقیقتہ فرق والا فلا

بال گر خود اودہر اودہر ہوتے — یعنی دو پارہ موے سر ہوتے

ویسی ہی چھوڑتے تہے گیسو بہم | ویسی حالت پہ اونکو شاہ امم
اور ہوتے دو پارہ گر از خود | فرق کرنے مین کچھ نکرتے کہ

پہلی ہی حال کا ہے یہ بھی بیان | سامعیون پر تاکہ ہووے عیان
دوست رکھتے تھی فرق آخر مین | جو ہین سنت کی متبع و یکین
اس لئی عالمان پیرو دین | مستحب کہتے ہین اسی پہ یقین

وَكَانَ فِي الْمَفْرِقِ مِنْ رَاسِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَعَرَاتٌ بِيضٌ

لکھتے ہین راویان بخت بلند | مانگ مین تھی سفید موے چند
اور انس کہتے ہین بقول فصیح | رضی اللہ عنہ ہے یہ صحیح

لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَاسِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَعَلْتُ

گر مین یہ چاہتا شمار کرون | یعنی موتی سفید سر کے گنون
خوب اونکے تئین مین گن سکتا | تہا کمی کا سبب کہ گن سکتا

وَكَانَ اَكْثَرُ شَيْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ فِي فَوْدَيْ رَاسِهِ

اس روایت کی اور مین معنی | اسکو شارح نے خوب ہی لکھی

سر مین موئی سفید تھی اکثر — جانب دو کرانہ ہاے سر
یعنی دو کنپٹی کی تھی نزدیک — اسکی ہندی بھی ہوگئی اب ٹھیک
اور جو آیا ہی اس روایت مین — شیب کی قلت اور کثرت مین

ولم یکن فی راسہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم شیب الا شعرات فی مفرق راسہ

یعنی موے سفید خیر البشر — سر مبارک مین کچھ نہین تھی مگر
مفرق سر مین یعنی مانگ مین چند — تھی وہ موئی سفید بس لبند
جان یہ ابتدائی حالت شیب — اور وہ آخر کا ہے بیان بی ریب
یعنی اول ہوئی تھی تھوڑے پدید — مفرق سر مین تھی جو موے سفید
ہوتے ہوتے سفید بعد ازان — ہوگئے کنپٹی مان بھی پیری عیان
اونپیت یہہ اوسکے تھے زیادہ — بس منافات ہے نہ اسمین ذرا

یعنی کنپٹی کی بال اونچے مانگ کی بال کے ۱۲

ولہ شعرات قد علاہ الشیب وشیبہ احمر

بال حضرت کے وہ قلیل تھی جان — کہ جو اونپر ہوئی تھی پیری عیان
سرخ پیر کا تھا اوسنون یہ وقوع — یعنی اوس وقت مین تھا شیب شروع
شیب مخضوب کا جو قول ہی یاد — اوس سی تشبیہ کی فقط ہی مراد
یعنی حمرت تھی حمرت مخضوب — موئی دلجو مین لیکہ خوش اسلوب

حضرت عایشہ سی ہی یہہ نقل | ساتھ قتشہ تیع کی سن ای ذی عقل

كَانَ شَيْبُهُ كَأَنَّهُ خُيُوطُ الْفِضَّةِ يَتَلَأْلَؤُ بَيْنَ سَوَادِ الشَّعْرِ اِذَا مَسَّتْهُ الصُّفْرَةُ صَارَ كَأَنَّهُ خُيُوطُ الذَّهَبِ

یعنی موی سپید شاہ امم | اون پہ لاکہون درود ہون پیہم
صاف معلوم ہوتی تہی وہ تمیم | گویا تحقیق مین وہ رشتہ سیم
اور سیہ بالون مین چمکتی تہی | ون ہی موی سپید حضرت کی
جب لگاتی تہی اپنے بالون کو | زرد رنگت کی آپ کچہہ خوشبو
پس وہ موی سفید زرد ایسی | گویا ہوتی وہ رشتہ زر سے
نہ منافات اسمین ہوگی اب | یاد رکہہ سن کی اسکو ای باادب
کیونکہ اول مین ہی بیان کیا | ابتدا و شروع پیری کا
اور اس دوسری مین پس بضرور | طاری ہونیکا اوسکے ہے مذکور

اِذَا ادَّهَنَ وَارَاهُ الدُّهْنُ

تیل بالون مین آپ ڈالتی جب | تہی سیہ بالون مین وہ چہپتی سب
جان باعث یہہ اونکے چہپنے کا | کنگہی کرنا اور تیل کا ملنا
نہ نیکا یک نظر مین پہر آتے | اور جو آتی بہی تہی تو دقت سے
کیونکہ موی سیہ تہی کثرت سے | اور موی سپید قلت سے

کرتے ظاہر ہیں اِی بفہم و ذکا | اسی مطلب کو یہ حدیث اس جا

اِذَا ادَّهَنَ رَاْسَهٗ لَمْ يُبَنْ مِنْهُ شَيْبٌ فَاِذَا لَمْ يَدَّهِنْ تُبُيِّنَ مِنْهُ

ہی وہ حسن وہی غیرت خورشید کا پرتو

کہ ہر ذرہ بلسانِ مصریان جلوہ دکھاتا ہی

کرچکا وصف موۓ سر تحریر | مطلقاً وصف رو کروں تسطیر

تشرق و لمعان و استدارت کا | یعنی چہرۂ پر ضیا کی رنگت کا

جبہہ و چشم و شعر و ابرو لب | بینی اسنان و ریش سبلت سب

رخ انور کی مدح کا ہی خیال | طائر فکر آب ہی زرین بال

آج میرا دماغ روشن ہے | طور پر بھی تو پر تو افگن ہے

بنگیا ہے قلم یہ شاخ بلور | اور بنی ہے مداد رشحۂ نور

ہے منور بیاض سے نامہ | وصف رو اس طرح لکھے ای خامہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا

خوبتر بس زروۓ چہرہ ہے | حسن میں آپ ہر بشر سے تھے

چہرہ تھا بے نظیر والا نے | مردم دیدہ کو تھی حیرانی

آتش افروز مہر مجمر تھا | بد نظر کو سپند اختر تھا

وَلَمْ یَکُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُکَلْثَمِ وَکَانَ فِیْ وَجْهِهٖ تَدْوِیْرٌ

اور پر گوشت روے اطہر تھا | جیسے ہوتا ہے بد نما پھولا

اور نہ کم گوشت بد نما ایسا | جسکو کہتے ہین عرف مین بیٹھا

تھا وہ چہرہ جو رشک مہر منیر | اوس مین ایک نوع کی تھی بس تدویر

جان لی تو یہ جملہ آخر کا | پہلے جملہ کا ہے بیان کرتا

اور اسی جملہ پر سمجھ محمول | یہہ روایت جو ہی یہان پہ منقول

کَانَ مُسْتَدِیْرًا وَنِیْز کَانَ اَسِیْلَ الْخَدَّیْنِ

استدارت تھی چہرے مین ایسی | کہ اسالت بھی جمع اوسمین تھی

یعنی بالکل نہ افتابی تھا | اور نہ مثل رخ کتابی تھا

جی مین اپنے جو آگیا تو شمیم | کی غزل عرض حال مین ترقیم

غزل

وصف رو کر سکون یہہ کیا مقدور | روے سیہ مین وہ نور سے معمور

دیدہ خورسے شرم سی خیرہ | خنکی سی چشم ماہ مین ہی سرور

ہو زبان بند شرم عصیان سی | ای مری ہادی ای حلیم و غفور

مجھکو لاحق ہین جتنی مرض و محن | بطفیل سبے اکرم دور

کرعنایت تو صبر و شکر و قرار	مجھکو ای ملک صبور و شکور

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُبَلَّجَ الْوَجْهِ وَاَیْضًا اَبْلَجَ الْوَجْهِ

رخ وہ روشن تھا یعنی حضرت کا	ہین یہہ ان دونو فقرون کی معنا

یَتَلَأْلَأُ وَجْهُهٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ

یون چمکتا تہا وہ رخ انور	جون شب بدر مین ہووے قمر
شعر موقع پہ ایک آصف کا	وصف لمعان رخ مین یاد آیا
رخش رخشان چو ماہ چار دہ بود	سجو بی آفتابش خاک رہ بود

کَاَنَّهٗ دَارَةُ قَمَرٍ

حضرت کعب نی یہی فرمایا	ہالہ ماہ تھا وہ رخ گویا
تھا منور کہ اشعۂ لمعان	گرد رخ کی تھا ہالہ وار عیان
رخ کو تشبیہہ دینا اس جا پر	جان مقصود ہے بجرم قمر
اور تشبیہہ ہالہ سے اے یار	ہی اشارہ احاطۂ انوار
چہرہ کی ہر دو جانب و اطراف	ہالہ سان نور تھا نمایان صاف
بعضی لوگون نی پوچھا جابر سے	حسن سی آپ کی جو باہر تھے

اَکَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّیْفِ قَالَ لَا

یعنی کیا روئے پاک حضرت کا — مثل تشبیہ تھا چمکتا ہوا
قال لا یعنی تھا نہیں ایسا — رخ وہ لاثانی حسن میں یکتا

بل مثل الشمس والقمر وکان مستدیرا

بلکہ تھا وہ تو مثل شمس و قمر — اور تھا مستدیر و خوش منظر
مشرق و لمعان میں آفتاب سا تھا — اور ملاحت میں ماہتاب سا تھا
لکھ چکا حال استدارت کا — بو ہریرہ کا قول ہوں لکھتا

ما رایت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم کان الشمس تجری فی وجہہ

ق

نہیں دیکھی ہے میں نے کوئی چیز — یعنے از روئے حسن کے بہ تمیز
خاتم انبیا سے خوب زیادہ — رحمت حق بروح پاکش باد
واصل علی حبیب خدا — شمس چہرے میں تھا رواں گویا
یعنی جریان شمس کا بسیار — مثل جریان حسن رخ میں تھا
یوں لکھا ہے کہ اس مثال میں یاں — حسن تشبیہ تو بغایت جان
کیونکہ تشبیہ ہوتی ہے اکثر — ساتھ اوس چیز کی جو ہوا اظہر
قاعدہ تو یہ چاہیئے تھا بدیہہ — تھی چہرہ کو شمس سے تشبیہ
مگر یہاں ہی عکس اوسکے کیا — تاکہ ہووے مبالغہ پیدا

به قوت کمال مدح وثنا
جس طرح سے کہ گویا زید ہی شیر
عکس مین اسکے کرکہین اس طور
اسمین ظاہر کمال وصف آیا
پس بیان پر بہی یون کہا جاتا
اس ہی راوی نے پر عدول کیا
تاکہ ازحد مبالغہ کر کی
تو کہا گویا شمس ہے چہرہ
اس سی بہی پہر مبالغہ بڑہ کر
دوسرا شمس اختراع کیا
اوسکو چہرہ مین جاری کرکے کہا
پس مواطن وخزمن انوار
کہ اوسمین ہی شمس بہی ایک ہی
قید کی اوسکے ساتھ تجری کی
اور کہا شمس جاری ہے گویا
اشرف الخلق سید ابرار

پس شبہ بہ حیث مطلب تہا
پایا جائیگا اسمین شبہ دلیر
گویا ہی شیر زید تو سنے الفور
شیر سے زید کے شجاعت کا
رخ پرنور شمس ہے گویا
عکس تشبیہ کو قبول کیا
وا اور حضر سے حاصل ہے
یعنی ہی اوس سے شمس کو بہرہ
کیا تجنیہ کے طریق پہ
شمس روہی جو معدن ضو تہا
شمس چہرہ مین جاری ہے گویا
یعنی چہرہ وہ مخزن انوار
قطعہ نور سن اے فرخ پے
بسکہ نہایت چمک کی ہونے سے
چہرہ پر ضیا مین صل علیٰ
گنج اسرار مخزن انوار

آل و اصحاب پر بھی اونکی تمام ‌ ‌ ‌ ہو درود و سلام بالا کرام

اور تجھکو سناؤن مین یہ خبر ‌ ‌ ‌ اوسی تجرید کے طریقہ پر

ہے یہ قول بدیع جو انس طور ‌ ‌ ‌ کذب سی دور ہے سچ اسی کر غور

یون وہ کہتے ہین وصف حضرت مین ‌ ‌ ‌ رخ انور کی حسن طلعت مین

لو رایتہ لقلت الشمس طالعۃ

گر اوسے دیکھتا تو البتہ ‌ ‌ ‌ یہی کہتا کہ شمس ہے نکلا

یعنی چہرے مین تو بوقت لقا ‌ ‌ ‌ دیکھتا بسکہ نور کی افراط

تو یہہ کرتا گمان ای خوش طالع ‌ ‌ ‌ کہ یہ تحقیق شمس ہے طالع

ہی اوسی سے یہ ایک روایت مین ‌ ‌ ‌ چہرہ پر ضیا کے مدحت مین

لو رایتہ لرایت الشمس طالعۃ

اوسکو گر دیکھتا تو البتہ ‌ ‌ ‌ دیکھتا شمس کو کہ ہے نکلا

گر بیان پر بھی تو تجرید ‌ ‌ ‌ نہین فکر رسا سے یہ تیرے بعید

کہ کیا انتزاع قائل نے ‌ ‌ ‌ نفس آخر کو نفس اشرف سے

اور اسی آخر کا نام شمس رکھا ‌ ‌ ‌ یعنی جسکو کہ انتزاع کیا

اور اسی قول پر تو ہی توجیہ ‌ ‌ ‌ حسن رخ ہی جدی ہی یہ تشبیہ

کان ماء الذہب یجری فی صفحۃ خدہ

یعنی گویا ہے آب نہر جاری | صفحۂ رخ مین باسبکساری

زن سید انبیا کا ہی یہہ کلام | وصف مین آپ کے علیہ السلام

یعنی صفحہ ۱۲۶

کالقمر لیلۃ البدر

گویا اب تھا وہ رخ انور | چودھوین شب مین جیسے ہوئی قمر

یہہ جو تشبیہہ رخ کو دے بقمر | ہی عجب لطف اسمین غور تو کر

کہ یہہ تشبیہہ حصر سے ہے خوب | اور ہر ایک کے دل کو ہی مرغوب

جیسے نور مہ منور سے | دور کین ظلمتین رخ شب سے

اوسی صورت سے روی انور نے | ظلمتین ساری دہوئین عالم سے

دوسرے یہ کہ مثل نور قمر | نور وجہ شریف نافع تر

نور ہے شمس کے سے صل علی | سرور کائنات ارض و سما

ہے تسکین و راحت دل خلق | اور ہے دفع کلفت دل خلق

اسمین معنی ہین تو تفصیل سے ہزار | لکھتے ہین صاحب مدد ابہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ نُوْرُهٗ قَمَرِىْ

اس ہی بھی ایک مناسبت ہے فوق | اور وہ یہہ ہی تو سن لی ای ذی ذوق

یعنی ہے مستفید نور قمر | جسطرح نور شمس سے یکسر

ایسی ہی نور سرور دوسرا | نور حق سی ہی مستفید سدا

اذا استر استنار وجهه كأنه قطعة قمر

یعنی جب ہوتے شاد اور خرم ۔ چہرہ رخشندہ ہوتا تھا اوس دم
گویا وہ کہتا تھا ماہ پارہ ہے ۔ اس سے افزون تھا یہہ اشارہ ہے
جان تو اس حدیث مین ای اخی ۔ کیا روی نے ہی عدول ہے
کہ نہ تشبیہہ سب قمر سے دی ۔ پارہ ماہ کی مثال سے لکہی
اون احادیث کے خلاف صریح ۔ مروی اس باب مین ہوئین جو صحیح
کچہہ نہ اسکے سوا سمجہنا تو + ۔ کہ ہمیشہ جو ہے کلف سے گو
اور اوس روئی غیرت مہ مین ۔ داغ نا نور کے خزانے ہین
تو بس اوس بجلی سے عدول کیا ۔ اور اس ثانی کو قبول کیا +
واہ مضمون ہی یہہ بہی خوب فصیح ۔ یعنی اس قول کی جو کی تشریح
کہ اشارہ ہے استنارت مین ۔ اور وہ دونون جبین حضرت مین
ہین جو کچھ بعض ہوتی انوسے ۔ یعنی دونون جبین سرور کے
پس مناسب ہوئی یہی تشبیہہ ۔ کرین یعنے قمر سے انکو بہ تشبیہ

وكأنه المرآة

اور گویا کہ آئینہ تہا وہ رو ۔ جیسے بہی ہی ایک مثال انکو تو

وكأن الجدر تلاحكه

اور گویا تھا روسے پر انوار | کہ رکھیں تھیں موافقت دیوار
یعنی عکس اونکا ہوتا تھا مرسے | رخ پر نور مین بوقت خوشے
اوس خوشی سے وہ مونہہ چمکتا تھا | بسبب غایت ضیاء وصفا
حضرت عائشہ کا ہے ارشاد | وصف حضرت مین سکی کردل شاد

دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
یوما مسرورا تبرق اسارير وجهہ

یعنے ایک روز شاہ عرش سریر | ہون ہزارون درود حق اونپر
ہوئے داخل جو میری یان مسرور | تھی بغایت ہی شادی سے پرنور
وہ خطوط رخ منور بس | خوب رخشان بجبہۂ اقدس
اور یہی ہے مراد بی کم وکاست | قول مین صاحب شفاکی یہ راست

شفائے قاضی عیاض ۱۲

اللھم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد
وعلی آل سیدنا محمد الذی کان اذا سر برق اساریر وجھہ

قول حضرت جریر کا ہے لکھون | وصف حضرت مین کہتے ہین جو یون

رأیت وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم یتھلل کانہ مذھبۃ

یعنی دیکھا ہی مینے وہ رخ پاک | جسکی توصیف مین نہین ادراک

تھا چمکتا سرور وفرحت سی | کہ وہ گویا لمعہ زر سے ہے

وَكَانَهٗ مُذْهَنَةٌ

اور اس طرح سے بھی آیا ہے | یعنے جیسے یہہ فقرہ لکھا ہے
اس عبارت کی بیان ہین یہ معنا | کہ رخ پاک پس وہ ہوتا تھا
وقت فرحت کی یون باٰب تاب | ایک جا ہو کے مجتمع جیون آب
ہو وی عکس شعلہ مہر سی صاف | خوب ہی تابناک اور شفاف

اِذَا الْتَفَتَ بِوَجْهِهٖ يُرٰى مِثْلَ شِقَّةِ الْقَمَرِ

جب کبھی ہو منہہ کو پھیرتے چپ و راست | دکھتا مہ پارہ سا تھا ای کم و کاست

اِلْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ مِثْلَ شِقَّةِ الْقَمَرِ

مونہہ ہماری طرف کو حضرت نی | پھیرا مانند پارہ مہ کے
یہہ جو تشبیہہ دی ہی ای خوش خو | پارہ مہ سے روی اقدس کو
یا ارادہ کیا اے نیک صفات | قطعہ سے نقش مہ کا اوسکے سات
اور یا ہی بیان حقیقت حال | یعنی اوس وقت مین ای نیکخصال
بعضی وجہ شریف سے شاید | پڑتا ہون اوسپر درود مین بی حد
نیچے چادر کی وہ چھپا ہوگا | اور کچہہ اوس مین سی کھلا ہوگا

جس کی تعبیر کی ہی بیشک راہ — دیکھنے والے نی یہ پانچ ماہ

یہہ سمجھہ تو کہ جو جو تشبیہات — ہوئیں مذکوریان ہین رخ کی سات

سب یہہ ہین بندش زبان عرب — اور عادات شاعران عرب

ورنہ یہہ محدثات تشبیہات — رکھین اوس سے مشابہت بیہات

عارفیون کے پیشوا جو ہین — کاملیون کی مقتدا جو ہین

نام اونکا سنا محمد ہے — اور وہ بیٹے بھی ہین محمد کے

یہہ محمد ہین شادرے مشہور — یون وہ فرماتے ہین بوصف حضور

عربی مین جو شعر لکھے ہین — نظم کرتا ہون اونکو اردو مین

کَمْ فِیْهِ لِلْاَبْصَارِ حُسْنٌ مُدْهِشٌ — کَمْ فِیْهِ لِلْاَرْوَاحِ رَاحٌ مُسْکِرٌ

ہین خوبیان بہت اوسمین خیر اشنا ہی — کہ دیکھنے والے ہین بینائیونکی حیرانی

بہت شراب ہی اوسمین کہ فرط بہجت سے — کری ہی روحونکو نشہ کی جوش طغیانی

سُبْحَانَ مَنْ اَنْشَاهُ مِنْ سُجُدِهٖ — بَشَرًا بِاَسْرَارِ الْغُیُوْبِ یُبَشِّرُ

وہ پاکذات ہی جسنے کیا اوسی پیدا — سبی اپنی نور سے یعنی وہ ایک بشر ایسا

کہ دیتا ہی وہ بشارات راز غیبی ہی — کرون مین کون بیان سو منہ سے شادو خندہ ہوا

قَاسُوْهُ جَهْلًا بِالْغَزَالِ تَغَزُّلًا — هَیْهَاتَ یُشْتَبَهُ الْغَزَالُ الْاَحْوَرُ

گمان کری شباہت کا حیلے اپنے — قیاس لوگون نی اوسکو کیا غزال کی تخم

مشابہ اوسکے بھلا کیا غزال چین ہو — یہہ بات دور ہے اوس جفا جمال کی شان

هٰذَا وَحَقِّكَ مَا لَهُ مِنْ مُشْبِهٍ — وَأَرَى الْمُشَبِّهَ بِالْغَزَالَةِ يَكْفُرُ

قسم ہی حق کی نہین ہے مشابہ اونکا کوئی — مین جانتا ہون مشبہ شمس کو بہی کفور

کہ اون سے خلق کی روشن ہی شمع دیدہ و دل — اوسی سے دیدہ خورشید کو ہی دعوی نور

يَا أَيُّهَا عَظِيمَ الذَّنْبِ فِي تَشْبِيهِهِ — لَوْلَا لِرَبِّ جَمَالِهِ يَسْتَغْفِرُ

بڑا گناہ کرے جو کہ دیوی ایسی مثال — کری ہی کیون نہین پیش خدا وہ استغفار

کہ کسر شان بزرگون کی ہی گناہ عظیم — بزرگ اون سے زیادہ ہی کون ہی بمقدار

فَخَرَ الْمِلَاحُ بِحُسْنِهِمْ وَجَمَالِهِمْ — وَبِحُسْنِهِ كُلُّ الْمَحَاسِنِ تَفْخَرُ

جمال و حسن پر اپنے حسینونکو ہے یہ فخر — کہ جنکے حسن مین ایدن تجہی ہی کچہہ ہی کلام

اور اوسکے حسن کے باعث خدا کی قدرت سے — بڑائی کرتی ہین جو جو کہ خوبیان ہین تمام

فَجَمَالُهُ مُجْلًى لِكُلِّ جَمِيلَةٍ — وَلَهُ مَنَارُ كُلِّ وَجْهٍ نَيِّرٍ

جمال اوسکا ہی ہر خوب شکل کا مجلی — نشانی اوسکی ہے ہر روئی روشن و زیبا

ہے حسین کہ ہی با ہمہ صفت موصوف — نہ پیشر کہ عدیم المثال مل سکے

بیان جبہہ شریف ابروی اقدس

شکر صد شکر اے خدائے غفور — حال ان سب کا ہو گیا مسطور

سر اقدس کا روئے انور کا — اور سب گیسوئے معنبر کا

آب جو ہے شکر ارزد و مساز ... رکھ کے سجدے مین بس جبین نیاز
یہہ دعا کر کے ہو جبین فرسا ... یا الٰہی مرے مدد کرنا
تا مین اے صانع عدیم مثال ... لکھون اوس جبہ جبین کا حال
اس جبین سا کے واسطے ہی ضرور ... طاق محراب سجدہ ابروئی حور
اپنی ہون ہیچ کارہ اوس نے ... معترف بالقصور یون لکھا

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

وَاسِعَ الْجَبْھَۃِ

بس تہی حضرت فراخ پیشانی ... اور ہی یون بھی روایت ثانی
یعنے واسع کی جا ہے لفظ عظیم ... اسکے معنے بزرگ کر ترسیم

رَوْنَقُ الْجَلَالِ یَطَّرِدُ فِیْ اَسِرَّۃِ جَبِیْنِہٖ

تہے جو جاری بزرگی کی خوبے ... یعنے وائم تہی باخوش اسلوبے
اونکی پیشانی کے خطوطون مین ... اور اب یہہ بہی سا معین سنین
اوسکو سن کر کے خوب کہین یاد ... ہاے جبین سے یہان یہہ جبہ مراد
یطرد ہے بفتح یا منقول ... اور کہین گر بصیغہ مجہول
ظاہرا اوسکا وصف یون ہوگا ... یطرد یعنی گرد کردہ شدہ

ہے لوح جبین صحیفۂ قرطاس لی بدلی

کہ وصف اس مہ جبین نور آگین لکھا جاتا ہے

وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ صَلْتَ الْجَبِيْنِ

یعنی تھی وہ جبین پیمبر — کہ سرا ہو وے دو وق اوپر
دونون جانب سے جبہہ کی ای یار — صاف و املس فراخ اور ہموار
لفظ واسع بھی صلت کیجا ہے — ایک روایت مین یون بھی لکھا ہے
اور مفاض الجبین ہے دوسرے جا — اور ایک جاپہ ہے لکھا اجلے

أَجْلَى الْجَبِيْنِ كَأَنَّهُ هُوَ السِّرَاجُ الْمُتَوَقِّدُ يَتَلَأْلَأُ

یعنی یون تھی جبین وہ روشن تر — شمع افروختہ ہو جیون یکسر
مگر اوس مہ کہ بادرخشانے — ہوتی ظاہر تھی بس وہ پیشانی
وقت ہوتی شگاف بالون کی — یا بہنگام شب بھیہ سب سنبلی
اور یا وقت بیچ نے موہنہ کے — کسی جانب کو ایک جانب سے
گو کہ لاانتہا مین وصف اوسکی — ایک حسان یوں سخن فرماتے
مَتٰى تَبْدُ فِي اللَّيْلِ الْبَهِيْمِ جَبِيْنُهٗ — يَلُحْ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجَى الْمُتَوَقِّدِ
اور جو تھی وہ جبین روشن نام — تو محمود فا کا ہے یہ کلام
جَبِيْنُهٗ مُشْرِقَةٌ مِنْ فَوْقِ طُرَّتِهٖ — يَتْلُو الضُّحٰى لَيْلَةً وَاللَّيْلَ كَافِرَةً
ہے جبین سے مراد جبہہ اوسکی — اور وہ ہر شخص مین ہین دو ہوتی

دونون جانب کو جہہ کے یعنی | منکشف جہہ درمیان اونکے

شمیم اب کیون نہو فکر سخن مین جون مہ نو خم
مثال ابروئی اقدس کی نہین کوئی بھی پاتا ہی

وَکَانَ اَزَجَّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ

یعنی تھے وہ رسول رب ودود
کہ اونہون پہ ہوئی شمار درود

بسکہ باریک اور کمان ابرو
خوش طویل اور خوب ہی پر مو

ای برادر یہہ جان سے تو شتاب
ساتھ پر موئی کی جو تھے باریک

اسمین ہرگز نہ کچہہ منافی ہے
کیونکہ ہے یہ مراد دقت سے

ہین گستردہ اور سطبر نہ تھے
یعنے دقیق ہونے سے
مزد حم بھی وہ بال ابرو کے

جان پر موئی کا یہہ مطلب تو
کہ پراگندہ اور نہ تھے کم مو

تشبیہ ہی جو یہان عدول کیا
اور لکھا ہے جمع کا صیغہ

یہہ سبب ہی مبالغہ کرتا
طول مین اونکے یہان تلک گویا

جمع اون مین ہوئی ہین حاجب خیر
کیا ہی مضمون ہی خوب یہہ لبند

اس لیئے اب حقیقتہ گویا
جمع کا لفظ یان پہ واقع ہوا

یعنی افراد اوپنے پرای اخی
اور کہا ہے یہہ شارحین نے بھی

اس لیے لانا جمع کا ہے یہان
تثنیہ بھی تو جمع سے ہے توجہان

دقیق الحاجبین

ایک روایت یہہ یون بھی ہی سن تو
کہ وہ باریک دونون تھین ابرو

مثل اونکا تو اب سنین پائے
پر محمد وفا ہین فرمائے

بِالْمِسْکِ خُطِّطْنَ عَلٰی کَافُوْرِ جَبِہَا
مِنْ فَوْقِ لُؤْلُؤْنَاتِہَا مِیْنًا صَفَا

وغیرِ قرنان

ایک روایت مین فی کی جا ہی سن
معنی دونون کی ایک ہین لیکن

غیر پیوستہ جان وہ ابرو
اور یہہ محمود ہے سن ای خوشخو

نزد اہل عرب نہ اہل عجم
حق بجانب عرب کی ہی بقسم

کیونکہ اہل قیافہ بھی بس خوب
جانتے ہین اسی بہت محبوب

تھین جو ابرو وہ غیر پیوستہ
شعر بھی ہی یہہ خوب برجستہ

با بین دو ابروی تو راہی ست ولیکن
بینی سر آن راہ بشمشیر گرفتہ

مقرون الحاجبین

ایک روایت مین یون بھی ہی لکھا
متصل اور بہم تھے پیوستہ

دونون ابروے سید دوسرا
اون پہ ہر دم کہون درود و ثنا

وصف مین آپ کے لکھا ہی ضرور
ہی وہ اول صحیح اور مشہور

یعنے غیر مقرون پیوستہ

اور اگر جمع کا طریق لکھون ‏ تو کہا ہی یہ شارحون نی یون
ہوتا اوس شخص کو گمان اسکا ‏ بے تامل جو وہ نظر کرتا
دور سے یا کہ دیکھتا اوسکو ‏ دیکھتین پیوستہ متصل ابرو
اور گرتا قریب سے جو خیال ‏ جانتا اوسکے وہ حقیقت حال
یعنی اصل اوسکی وہ سمجھہ لیتا ‏ کہ وہ ابرو ہین غیر پیوستہ
کہا باریک بال لوگون نے ‏ دونون ابرو کی بیچ مین کچہہ تہے
اور پڑتا تہا جبکہ اوپہ غبار ‏ ہوتے ظاہر تہے وہ بلا تکرار
پس یہہ ہی حالت سفر کا بیان ‏ اور ہی مقصود غیر اوسکے بیان
وہ جو مقصود ہی بیان حال ‏ اوسی حال دوام کا ہی یہ قال
اور جو یہہ کہتی ہین کہ پہلے نہ تہا ‏ اتصال اون مین یعنی بعد ہوا
پس تو اس قول کو بعید سمجہہ ‏ فرق جون دید اور شنید سمجہہ

بیان ما عرق یدرہ الغضب

درمیان ابرؤنکے ایک رگ تہی ‏ وقت غصہ کی بس وہ تہی ہلتی
کہ اوسی ہوتی تہی بوقت غضب ‏ حرکت امتلائی خون کی سبب

قلم کیونکر نہو شاخ نہال گلشن خوبی

کہ حال بینی سرور لب اب تحریر پاتا ہی

وکان اقنی العرنین

یعنی حضرت دراز بینے تھے | اور بلندی تھی بیچ مین اوسکی
یہہ بلندی غرض نہین یعنے | رفعت وسط قصبہ بینے
کیونکہ یہہ وضع تو نہین اچھی | بلکہ اسمین ہی بات یہہ سچی
مرتفع تھی وہ وسط سے اپنے | ای متقابل مین پست بینی کے
جیسے بعضون کی ناک ہوتی ہی | بیٹھے حسن وجمال کھوتی ہے
یہہ جو کہتا ہون مین سمجھ لے راست | کہ یہی ہی مراد بے کم وکاست
قول مین اوسکے جو کہی یون وہ | سائل الانف مرتفع وسطہ
ہر دو جانب برابر و ہموار | جسپہ خود بینی حسن کی تھی نثار

دقیق العرنین

بن بینی دقیق اور باریک | جان اسکے یہی ہین معنی ٹھیک
ایک روایت یہہ تھی یہی ہی لکھا | اور منافات ہی نہ ان مین ذرا
کہ ہر ایک مین جدا جدا ہی بیان | وصف بینی سرور دوجہان
یعنی اول مین تو یہی سن لے | ساری بینی مراد عرنین سے

کیونکہ آیا ہے لفظ اقنی الانف
یعنی ہون اونپر درود ہر دم الف

اور شانی مین ہے بن سب مینے
اور راوسکی صفت سے باریکی

کہ نور یعلوہ یحسبہ من لم یتاملہ اشم

یعنی خاص اوسکے واسطے ایک نور
تھا عیان اوسپہ چشم بابہبود

سب بے تامل نظر جو کرتا تھا
اشم اوسکے تئین سمجھتا تھا

سمجھے اونچا ہے قصبہ بینے
اور وہ نور کی بلندی تھی

اسکو کہتے ہین دیکھو صدق مقال
شعر لکھا یہ جسنے حسب الحال

بہ بین بر بینی آن غیرت حور
کہ شد موجی بلند از چشمہ نور

جان یعلوہ اور لہ کی ضمیر
سوئے یعنی نہ سوئے ذات منیر

اسکا مرجع جو آپ کو سمجھے
ہی وہ بیشک خلاف ظاہر کی

کھنچا نظرون مین ہی تحریر ضعف چشم کا نقشہ
بھلا کب آنکھ اب کوئی حسین مجھسی ملاتا ہی

تھی وہ آنکھین کہ جبکا حسن کی بیان
جن و انسان کا تازہ ہو ایمان

خانۂ دل مین نور ہو ساکن
یعنی روشن ہو دیدہ باطن

انبیا سارے اور ملائکہ سبھے
سن کے اس حال کو بعین خوشی

یعنی کھین ہو کی شوق جان ہمہ تن ۔۔۔ دل ما شاد وچشم ما روشن

وصف چشم جناب سرور دین ۔۔۔ کھول کر چشم دل یون لکھیہ یقین

کان عظیم العینین

یعنی تھین آپ کی بڑی آنکھین ۔۔۔ جلوہ حق سے جو لڑتی انکھین

اور مراد اس جگہ بزرگی سے ۔۔۔ نفی ہی تنگی و مغاکے سے

یہی محمود سب کی ہی نزدیک ۔۔۔ نہ بزرگی ہی ایسی خوب اور ٹھیک

کہ وہ نکلی ہوے ہون باہر کو ۔۔۔ غیر محمود اسکو تم سمجھو

اَنجل العینین

اسکے معنے یہ جان سے تو صاف ۔۔۔ دونون آنکھونکا تھا فراخ شگاف

سمجھہ اسکو جو طبع ہے سالم ۔۔۔ بڑی آنکھون کو ہی یہی لازم

اَشکل العینین

سرخی امیز تھی سپیدی چشم ۔۔۔ حسن انگیز تھے سپیدی چشم

اشکل العین اوسکو کہتے ہین ۔۔۔ کہ سپیدی مین ہوئین سرخ رگین

اسکو محمود جانتے ہین سبھی ۔۔۔ ایک علامت تھی یہ نبوت کی

اور سحر کہیے اوسکو مین کہتے ۔۔۔ اشتقاق اسکا جان سحر سی

چشم جادو بھی اور جادو گر ۔۔۔ تھین اس واسطے کہ مین دلبر

شکل کی یعنی ہے جسنے ای ہشیار | کیا طول شکاف چشم شمار
علمانے باتفاق ہے سے کے | نسبت وہم بس طرف اوسکے

ادعج العینین

خوش سیاہ و سپید حدقہ چشم | خوبی و حسن بھی تھی صدقہ چشم
یعنی از حد سیاہی اونکی سیاہ | اور سپیدی زبس سپید کہ واہ
سات وسعت کی تھی ای مدح شعار | یہہ اوسی کی ہین وصف مین اشعار
نرگس اندر باغ حیران از نگاہ چشم تو | مست آہو در بیابان از نگاہ چشم تو
قمریان کو کو نمایان عندلیبان صد ہزار | در رباغ و مست نالان از نگاہ چشم تو

اشہل العینین

اشہل العین ہے ہوا مروی | تھی سیاہی چشم مین سرخی
وصف مین آپ کی ہی یہہ آیا | لیک کمتر نے ہی یہہ فرمایا
اور اکثر نے ہی کیا انکار | قول صاحب اونخین کا کر تو شمار
اور مثبت ہی اونکے دعوے کا | اس ہی پہلے کا جملہ جو گذرا
یعنے یہہ جملہ ادعج العینین | خوب ہی تھی سیاہ اونکے عین
اور کسیکو ثبوت مین اوسکے | جا نہین ہی کلام کی کچھ ہے
ہی تو تحقیق ظاہرا یہہ مقال | اور خدا جانے یہہ حقیقت حال

اوجع العین اشہل العینین — یون ہی توفیق اونکے فیما بین
کہین اوجع سیاہ مطلق کو — کم سیاہی ہو یا زیادہ ہو
یا ہو او سمین ملی ہوئی سرخی — عام معنی پہ رکھہ تو اسکو اخی
تا کہ ہو عام خاص پر محمول — اور اشہل بھی پاہی او سمین شمول
کیونکہ اشہل وہ آنکھہ ہی جسکے — ہو سیاہی مین کچھہ ملے سرخی
معنی اشہل کی اور بھی ہین لکہی — ہین اگرچہ ضعیف پر سنیئے
کہ سیاہی مین ہو تین سرخ رگین — اشہل العین وصف وسکا کرین

واکحل العینین

خود بخود تھین وہ سرمگین آنکھین — واہ نام خدا حسین آنکھین
پلک ہر دو چشم مین سے تھے — آپ کی تھی سیاہی سے خلقے
گر کوئی دیکھتا طرف اونکے — کیا سرمہ ہی بس سمجھتا بھی
اوسکے اوصاف تو بہت ہین اور — مگر ان تیون مین بھی کچھہ کر غور
عبان سرمہ سیہ کردہ خانہ دوم — دو چشم تو کہ سیاہ اند سرمہ نا کردہ
خدا بر وفتہ حسن خدا داد — ہر چشم سرمہ سا کردہ مگر صاد

جنہین کی حاسد ان بن کی قلمین شاکی اشتر

ذکر حسن مژگان سے دین لب تک آتا ہی

اھدب الاشفار

خوب تھین اور دراز تھین پلکین
وصف سی بی نیاز تھین پلکین

گو نہین وصف تام ہو سکتا
لیک پھر بھی کسی نی خوب کہا

بیننم از جنبش مژگان دراز
ز دون بال پرے در پرواز

لکہون تار شعاع مہر سی جرم قمر مین
کہ وصف اب خدا نور کا یہان لکہنی مین آتا ہے

وکان سھل الخدین

تھے برابر وہ دونون رخ یار
دل ہو سن کہ ہین وہی پیارے

استخوان اونکی گوشت سی او تھے
نہ تھے بلکہ جسم برابر تھے

کہ یہ اچھی صفت ہی اور محبوب
نزد اہل عرب نزیس مرغوب

نہ مناقات دونون مین ہوگی
یعنی ہی وہ جو بعضون سی مروی

کہ نخامتہ کی معنی جیسے ہین
ممتلی اللحم جیسے وتھا یہ ہین

کیونکہ اس سی مراد ہے ای یار
غیریت اور ... نا ہموار

أسيل الخدين

ایک روایت مین آیا ہی اسطور
استطالت کی ساتھ بیٹھے تھا
ہی غرض ایک تال دونو نکا
کہ ہوا نیزاویان یہہ لفظ اسیل
کہ جو سائل نے تھا سوال کیا
بس یہہ شاید اوسکی ہے کرتا
استطالت سے چہرےکے اوس جا

اسکے معنی بھی مستوی کر غور
مستوی رو ہی خواجۂ دوسرا
اور جو وہ بعضون سی ہی نقل ہوا
شاید اوسکے مقابلہ مین خلیل
روئے حضرت بیان سیف تہا کیا
کہ فقط تھا سوال سائل کا
نہ چمک سی سوال تھا اوسکا

سهل الخدين صلتهما

یون بھی ظاہر ہے اس روایت سی
اون مین قعر اور نتو تہا اصلا

صاف ہموار تھے وہ رخسارے
زائد اسواسطے ہے صلتہما

جہان مین شہرۂ آفاق اوسکی خوش کلامی ہی
وہان سید عالم کا جو وصف کہا ہی

وكان ضليع الفم

ساتھ خوش زمزمی کی ای مشفق من
تھے رسول خدا فراخ دہن

یعنی تھا حلقہ وہان شریف | طول اور عرض مین وسیع لطیف
غایت حسن اور ملاحت سے | اور یہہ لکھا ہے ایک شاعر نے
فرو ابر اور نہ سر از روزن بہشت | جمیکہ در خیال دہانش فرو شدند
جانی ہین اتساع فم کو عرب | بسکہ محبوب اسکا ہی یہہ سبب
رکھتے ہین قوت فصاحت پر | خوش بیانی پہ بھی دلیل اکثر
یہہ بھی معنی ضلیع کی سنا | رقت لب جو بعضون نے لکھا
اور تفسیر بعضون نے اسکی | جو لکھی ہے عظیم الاسنان ہی
بے محل ہے وہ اور نامقبول | تو تعقب کیا ہے اوسکا قبول

ہاین سلک گوہر نایاب سطرین درفشان کا عقد
کہ دندان مبارک کا بیان تحریر پاتا ہی

وصف دندان جو خامہ لکھتا ہی | مونھہ سے گویا گہر اوگلتا ہی
نور لفظون سے صفحۂ قرطاس | کری براقی تنگ اوداس
ہی جو رخشندہ لبکا اور انوار | اوس ہی پڑگئی ہی گلشن پر

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ أَفْلَجَ الْأَسْنَانِ

ایک لغت ہے یہی افلج الاسنان — وہ ہے جو ہی منفلج الاسنان
یعنی از کی کشادہ دندان تھے — ہے مراد اس سے دانت آگیلے
یان فلج وہ کشادگی سمجھو — آگے دانتوں کے درمیان جو ہو
انہیں معنی کے جو مؤید تھے — ابن عباس کی حدیث لکھی
افلج الثنتین واقف ہو — اور ثنیہ ثنیت مین ہے یہ سمجھو
کہ ہے آگیلے دانتوں کو لکھا — پر کہا ہے کا یعنی حاصل کرتا
یعنی مطلق کو یون مقید رہ — ہے نہ خالی ہے سا محنت ہی مگر
کیسے کے برتاو مین فرج کی جا — سے فلج کر لیا سن ای وانا
اور یعنی اوسکا ہے جزو معنی جان — اسکے معنی یون شرح سی بچان
یعنی معنی فلج کی ہین ہونا — فرجہ ما بین ثنتین فتا
لفظ اسنان کو بھی ایسی ہی جان — یعنی ہے وہ جو افلج الاسنان
اور برتنا یہ تمام معنے کا — خاص کی سات ہی ضرورت تھا
کیونکہ اسکے بعینہ لکھی ہی — جمع اس جا یہی یون ہو سکتی
کہ ہر ایک نی روات مین سی بیان — وہ کیا ہی ہوا جو اوسپہ عیان
یعنی جیسا ہوا ہے معلوم — کہا ویسی ہی اوسنے کر مفہوم

انتہا

لیکن تھے آبدار وہ بیحد و بے فرق | دانت باریک و تیز سے بیحد حق
اور بعضون نے یون کہا اشنب | یعنی تھا وہی شخص کو کہیں گے جب
کہ ہو دندان بہت سوز لطیف اوسکے | اور آبی بدوبست بر وہ بھی ہووے

مُفلّج الثنایا

یعنی دندان تھے حضرت نبی کے | بیکد روشن تھی اور تابان

وبرّاق الثنایا

دانت روشن تھی اور درخشندہ | جن سے شرماے برق رخشندہ

یفترّ عن مثل حبّ الغمام

ہوتی خندان جب تھی حب شہ دوجہان | دانت مثل تگرگ ہوتے عیان
خود سمجھ لے گا اسکو بے تو عقل | کہ یہہ برا قیت مین دی تمثیل
وصف اونکا جو حسن ثغر سہی | یعنی یہہ معنی کہ دانت اچہی تہی

قوی الاسنان وفی رباعیته کان عظیم الاسنان

یہہ جو لکھے ہیں یان پہ دو فقرے | سے وہ نکلی تو مراد ان سے
جملہ وصفون میں یعنی وہ دندان | تام سے تھے اور دست بشکل جان
شعر صاحب قصیدۂ بردہ | کوی سبقت ز شاعران بردہ
کانما اللؤلؤ المکنون فی صدف | من معدنی منطق منہ ومبتسم

در مکنون در صدف دندان بود گوئیا — بود ظاهر از دو لب چون بشد تبسم
ترجمہ اسکا فارسی مین یہ تھا — مین نے اردو مین اسکو نظم کیا
ہین صدف مین نہان در خوش آب — ای سپید اور تازہ و سیراب
ہوتی ظاہر تھی نطق کی کان سے — یعنے دندان شریف حضرت کے
بولنے اور مسکرانے سے — بس سفید اور لطیف نکھتے تھے
جس کسی نے کہا ہے خوب کہا — یہ جو دو تین شعر ہین لکھتا
این رشتہای در کہ میان دو لعل بست — ور دانہ ہاست ریختہ در چشم آفتاب
نہ ہے دندان بزیر لعل خندان — تو گوہی در شفق برقی ست رخشان
پر وارید دندان ہاے پرنور — صدف را آب دندان دادہ از نور

اِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الثَّنَايَا

دیکھا جاتا تھا نور وقت کلام — کہ نکلتا ہے دانتون سے وہ تمام
تھا وہ دندان کا یا زبان کا نور — یا دہن کا وہ رشک شعلہ طور
اور نکلنے کو دانتون سے تھی راہ — شعر یہ خوب ہی کسی کا واہ
اندر دہان زبانہ شمع است شعلہ دار — یا غنچہ زبان دوست چو طوطی سخنوار
یخرج کی ضمیر ای سامع — سوی کالنور توجہ راجع
اور جو رئی ہی صیغہ مجہول — نہ کہ کالنور اوسکا ہی مفعول

اور ہے اوسکی سر پہ زاید کاف | یعنی تشبیہ ہے سمجھ لے صاف

بلکہ ہے امر واقعی کا بیان | اور یہ حضرت کا معجزہ تھا عیان

لفظ مجہول جو یہان آیا | اسکی جانب اشارہ فرمایا

کہ نہتھا خاص ایک نے دیکھا | نور دانتون سی سے وہ نکلتا ہوا

بلکہ وہ نور تھا نکلتا مدام | آپ کے دانتونسے بوقت کلام

ایک روایت مین یون بھی ہی آیا | فاعل رُئیَ سے شے کو ٹھہرایا

اور کالنور لغت اوسکی ہے | یخرج حال اوسکا مرجع شی

اوسکی تقدیر رُئیَ شیٌ کالنورُ | خارجاً من ثنایاہ ہی مذکور

رُءِیَ اور رُئیَ بہے ہی صحیح | بلکہ پہلے سے دوسری ہی فصیح

نہو جاوی قلم ذوق حلاوت سی کہین لبریز
جناب فخر عالم کے لبون کا ذکر آتا ہے

احسن عباد اللہ شفتین +

بہترین تھی خدا کی بندونسے | آپ از روے دونون ہونٹہون سے

سچ ہی وصف لب مبارک مین | یون محمد و فاتحے کہتے ہین +

سحر من الشہد فی فیہ مراشفتہ | یاقوتۃ صدفٍ فیہ جواھر

ایسی مضمون کی وصف مین لب
فارسی مین یہ شعر ہین لکھے

لعل جان بخشت کہ یاد از آب حیوان میدہد
زندہ را جان می ستاند مردہ را جان میدہد

تشنگی دو تشنہ در گرمای صحرای قیامت ہم
بخاطر نگذرد ہر کہ لعل آبدارش را

لب نازک بہم سے ہے پیوستہ
کیا کری وصف خامہ لب بستہ

کیونکہ ہونا لبون مین بیشک ہے عیب
وقت خاموشی انفراج ہی عیب

کہ نشانی ہی یہ حماقت کی
ہی یہ اہل قیافہ نے لکھی

ہین یہی معنے ضلیع الفم
وصف مین آپ کی ہوئی جو رقم

الطفہم حسنہ فمہ

ماشاء اللہ سے ہر دو جہان
سب سے الطف روی مہر بان

وقت جب ہنسی کی تھا ہوتا عیان
کہ وہ الطف ہی سب سے مہرو بان

ہوتی معلوم اچھی دل کو شعر
لکھی موقع پہ ہے یہ دو شعر

بگفتا خاتم لعل لبت ہرگاہ می آید
نمی آرم بیان خاتم انگشت از دہن بیرون

اگر آن غنچہ دہان مہر ز لب برگیرد
جگر تشنہ خورشید بمحشر گیرد

سواد صفحہ گلشن پہ بیشک حرف آب آیا

[illegible]

کثّ اللحیۃ

سرورِ انبیا کے خوش انداز | تھی گھنی داڑھی کول غیر دراز
دو روایت ہین اور بھی سن لے | کہ عظیم و کثیف اون مین ہے
اور یہہ گو سچ کی ہین مقابل ہین | پچکی داڑھی بھی جسکو کہتے ہین
عمدہ مضمون کی شعر تھی یہہ لطیف | لکھی اسجا بمدح ریش شریف
کلک ما فوارۂ آب سر گشتہ ایست | بسکہ از تحریر خطش سبز شد گفتار ما
احاطہ کرد خط آفتاب تابان را | گرفت خیل پری در میان سلیمان را

قد ملأت لحیتہ ما بین ھذہ الی ھذہ

ریش اقدس جو تھے وہ تا سینہ | اوس سے پر تھا وہ سینۂ بے کینہ
ذقن اور دونون کانون کی بین | پُر محاسن سے تھا بزینت و زین

قد ملأت نحرہ

پر کیا تھا داڑھی نے بیشک | بند گردن کو اونکے سینہ تک
اب منافی نہ اسکے یہہ ہو گا | ایک روایت مین ہی جو یون آیا

کثّ اللحیۃ یملاء صدرہ

یعنی تھی اس قدر گھنی داڑھی | کہ تھے بھرتے آپ کی چھاتی

یہاں صدر و سے یہاں یہی مراد
غرض سینہ سلن لے جستہ نہاد

یعنی پہنا ہے صدر سے نہ کبھے
متجاوز وہ لحیہ ہوتے تھے

اور اول مین بس اسی سی تو جان
اور اسکے مقدار طول کا ہی بیان

اور بعضون نے یون بھی ہی لکھا
نقل کرتا ہون اور اسکو مین اس جا

کہ وہ رہتے تھی باقی ای خوشخو
بعد کتراتے تھے جو ریش انکو

تو زیادہ وہ نہ اس سے کوتہ تر
ریش اقدس کو کرتے تھے بیشتر

اور جو بعد اخذ ہوتا استرسال
تو پھر اس وضع مین تھا بس تجمل

کہ زاعلائے صدر تا بصدر
تھی پہونچتے وہ لحیہ اطہر

ترمذی کی حدیث کا مضمون
کرتا تائید ہے اسی کی یون

کہ کترواتے تھے جناب رسول
لحیہ پاک کو وہ عرض اور طول

اور وہ جو حدیث مین آیا
مشرکون کی مخالفت کرنا

کہ ہو کوتہ بہ ودت ریش دراز
مشرکون کی یہہ ہے خلاف انداز

نہ اخذ بلکہ ہے غرض اس سے
مونڈھنا اور قریب مونچھیکے

پس مراد اب یہان یہ تو یہہ لے
حد مذکور سے نہ کم ہووے

اسپہ بھی چاہیے تو اگر بڑھنا
نہین ممنوع بلکہ ہے اچھا

یہہ جو مشہور ہے کہ حضرت کے
چار انگشت لحیہ طمعًا تھے

یعنی تھی وہ اسی قدر سے خلقے … کہ دراز اور نہ کم تھے کچھ ہوتے

یہہ روایت قوی نہ ہات آئے … اور نہ اسپر کوئی سند پائے

بعضے کہتے ہین لحیہ اوسکو کہین … بال ٹھوڑی پہ جو نکلتے ہین

پس کہا جائیگا یہہ سن لو بغور … یعنی کث لحیہ مین اس طور

کہ بہت بال ریش اقدس کے … یعنی ٹھوڑی پہ تھے وہ کثرت سے

کان اسود اللحیۃ حسن الشعر

تھی نباتات سی موئی ریش سیاہ … خوب بالون کی تھی وہ عالی جاہ

تھی محاسن وہ جمع حسن کمال … ہی زبان صفت بیان پر لال

ف ہاشوق محبت خط ورو … دل سی کہتا ہے یہہ کہی جا تو

خط ہے کلام کلیم ورخ ہے کلام اللہ … چہ خط چہ رخ چہ جبین لا الہ الا اللہ

حسن السبلۃ

لکھہ یون حضرت کا وصف موئی ابرو … خوبتر سب سی تھی زروئی بروت

یعنی از روئی آفرینش کے … اور بھی تھی زروئی بخشش کے

ایک روایت مین واذا السبلہ … تھی بہت بال موچھون کے آیا

کہا عقیلی نی سبلہ ہی کو کشین … بال ٹھوڑی کی جا کنارہ ریش

ماکہ ڈاڑہی کا رنا را آنگے سے … خاصہ اجسا سے اصر اتنا آ تو

ہون لٹکتے سمجھے وہ سینہ پر	بعض اقوال یون ہین آئے نظر
حسن اونکا مراد ہے اس سے	ساتھ انکے ہے خوش نمائی کے

قصّ الشارب

یعنی شاہ زمن رسولؐ انکو	قطع فرماتے تھے شوارب کو
کیفیت قطع شارب شہ دین	کہین تصریح سی تو دیکھی نہین
کہ کترتے تمام شارب سے	یا سبالین سے ترک فرماتے
پر صحابہ کا سمجھیے فعل سنو	جس طرح قطع کرتے وہ انکو
دو طرح تھا اس امر مین یعنے	ترک مین اور نہ ترک مین اونکے
اور اس امر کو بھی پایا عام	تھا جو حکم نبی علیہ سلام

قصّوا الشوارب واعفوا اللحی

ہوئے قائل جواز مین اونکے	یعنی یک قوم ترک سبلت کے
بنظر امر عام و بعضے اثر	جیسے کرتے تھے وہ جناب عمر
دوسری قوم کے ہے پیش نگاہ	ترک سبلہ مین قول استکراہ
اونکے بھی امر عام پر ہے نظر	اور ہے اقتدای ابن عمر
کہ کترتے تھے وہ تمام و کمال	ہی یہہ ماثور اوس جناب کا حال
سنین ملتی ہے قص کی مقدار	از جناب نبی شہ ابرار

پر کتابون مین ہے یہ بس مرقوم — کہ ہو سہ خمی لب عیان معلوم
اسی مقدار کو سمجھ لینا — ہے خداوند عالم و دانا

کان فی لحیتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام شعرات بیض

خاتم الانبیا شہ دین کے — چند موئی سفید ریش مین تھے
یعنی دس یا کہ اس سی بھی کمتر — و مبدم دل سی پڑھ درود و خبر
نہین یاں کے منافی ہے اصلا — اور روایات مین جو ہے آیا
نہ کیا طول کے سبب مرقوم — کہ رسالہ سے نثر کے معلوم
کیونکہ ہے اختلاف مبنی جان — حال پر اور زمان پر ہے آن
مختلف ہین روایتین مرقوم — اسمین پس وجہ جمع کر معلوم
مختلف وقتون اور حالون سے — یعنی جس وقت دیکھا جو جسنے
ویسی ہی اوسنے وہ بیان کیا — نہ منافات اسمین ہے اصلا
اور موئے شریف مین ہے ریب — یہ سبب تھا ظہور قلت شیب
کہ بڑھاپا انکو جانتے ہین برا — سخت مکروہ اور زشت نما
اور مکروہ جاننا کوئی چیز — سرور کائنات سے ای عزیز
کسکی تقصیر اور کیسا گناہ — کفر ہی اس سے بس خدا کی پناہ
تھین جو ازواج طاہرات کثیر — بس ہوا ختم فضل رب قدیر

یعنی لکھکر مدح اونکی مقدس تن یون چوکنا
کہ شور جوشش بحر رحمت اب کانون مین آتا ہے

وصف اونکی سرور عالم
نہین ہوتا کانڈ تو ریشم
کان سیاح چرخ نے ایسی
آنکھون دیکھے کہین نہ کانون سنے
رشک گلبرگ باغ رضوان داد
صدف نور نور سید آلہ

تامۃ الاذنین

یعنی حضرت تھی کامل الاذنین
خوب کانون کی وہ شد داریان
خوب خلقت مین حسن ہیئت مین
بے بدل بی نظیر اونکو کہین
جب کبھی بالون مین سی دیکھہ جاتی
ساتھہ اوس حسن کی جو رکھتے تھے
گویا دکھتے وہ دو ستارے ہین
بلکہ دو نور کے شرارے ہین
شاعری خوش بیان زبس خوش گفت
دُر و صدفش برشتہ جان سفت
وہ چہ گوش وچہ بناگوش نگر
از سمن رستہ دو برگ گل تر
زحسن او کہ بحری ہست در جوش
صدف بہر در خوبی ست آن گوش

گلوگیر اس قدر ہی ذوق مدح گردن اعلی

کہ طوق وتکہ مضمون مین مری گردن پھنسا تا ہی

كَأَنَّ عُنُقَهُ جِيدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ

جب لکھا وصف گردن سے لگے — حسن اگر گلے کا مہا ہوا

گویا گردن تھی عاج کی تصویر — تھا نہ خوبی مین کوئی اوسکا نظیر

اور بیاض اوسکی مثل سیم سفید — تھے جھکتے بیان جسے امید

یعنی غایت صفا تھی اور شفاف — نہ کہ وہ مثل جص و گچ تھی صاف

وصف گردن کا سن یہ نیک صفات — کرتے ہین سب عرب بیاض کی ساتھ

اور تشبیہ انکی گردن سے کے — جید و دمیہ اس لیے آئے

کر بناتے ہین جب کوئی تمثال — کرتے ہین وہ مبالغہ مین کمال

تو وہ خوبی شکل مین اسنے — ہوتے ہر ایک شی ہی ہی اچھے

ایسی ہی تو سمجھ لے یہ بھی مثال — کہ اوسی جملہ وصف مین تھا کمال

اور تشبیہ مین کر غور — ہی نہین جز شروق و لون کچھ اور

یہ عبارت حدیث کی ظاہر — کرتے وصف عنق ہی ای ماہر

یعنے سے صفاء الفضۃ ۱۲

اور حدیث ابوہریرہ سے — ہوا معلوم اس طرح سے مجھے

کلّ عنقہ جید دمیۃ ۱۲

کہ یہ اس وصف کی صفت ہی جدا — از پے لون خواجہ دوسرا

یعنے صفاء الفضۃ ۱۲

ایک روایت مین ہی لکہا یون بہی — کہ وہ گردن صفا و طول مین تہے

گویا مثل صراحی نقرہ — پر نہ مفرط تہا طول اوسط تہا

شعر دو تین یان مین لکہتا ہون — وصف گردن مین خوب ہین موزون

چون چراغ صبحدم خورشید پی البرز بجان — تا بیاض گردن سیمین او شد آشکار

از لطافت تہاوی چون شمع در فانوس ہم — از بیاض گردن او شعلہ آواز را

بیاض گردن او صبح روشن گیسو شب — بشب کہ دید فجر او روشن آفتاب ہی

بیاض گردن بی صبح و شب ہو — سواد خط بعبا بر گلشن زرد

نہ کیون حاصل ہو سکو روشنی ہو اوسکو بار عصیان بہی
جو وصف اب شانہ و دوش مقدس کا سناتا ہی

جلیل المشاش والکتد

ہے لکہا یون کہ دوش پاک نبی — ایک خوبی کی ساتھ تہی بہاری

اور ہماری سمجھ تو ایسے سے ہے — جو ہر ایک استخوان سے بہی

دیر سے کر رہا ہے دل اصرار — وصف مین دوش کی یہ پڑہ اشعار

نازم آن لطف جوہر دوش تجلی خیزش — کہ بجیبت گر آئینہ جلائی گردد

صفائی دوش را اتنا باز کردہ — پراز دوش پری پرواز کردہ

اور تجھے دونون سے ملے پچھے شانے	فرق کچھ بیچ مین تھا دونون کے

خدایا سینہ صافی دی مجھی تو اوسکی صدقی سی
کہ جسکا سینہ گنج معرفت تیرا کہاتا ہے

عریض الصدر

خوب چوڑا تھا آپ کا سینہ	دور تھا جس سے بغض اور کینہ
فرق شانون کا سینہ کی وسعت	لازم ایک دوسرے کی ہی یہ صفت
بعضی تحقیق کرنے والون سے	سنا چوڑائی کی یہ مین نے لکھے
چوڑے سینے سے اے خجستہ نہاد	ہی یہان انشراح صدر مراد
کہ ہو گنجایش اوسکی طاعت کی	اور سمائی ہو معرفت کی بھی
قول حق یہ امین ہے افصح	سینے یہ آیۃ الم نشرح
کیونکہ مبعوث سید عالم	جب ہوئی جانب عرب و عجم
حق تعالی نے آپ کے دل سے	غم و اندیشہ سارے دور کیے
اور کیا بس کشادہ سینہ کو	تا ہر ایک بات کی سمائی ہو
اور نہ رہا سے کوئی اندیشہ	صاف سینہ ہے وہ جیون شیشہ
واہ کیا طبیعت موزون	شعر لکھے کسی نے پر مضمون

از غم سینه‌ات آمد رشک بهار | بدر شد ماه هلالی است دوچار
وه چه سینه زلالی کوثر | لعل حل گشته و بسته مرمر
صاف مروارید و مه را بیخته اند | طرح لوح سینه او ریخته اند
جمیعکه در کمین گه صبح قیامت اند | آن سینه را از چاک گریبان ندیده اند
چنانکه شمع فروزان نماید از فانوس | فروغ سینه اش از پیرهن بود روشن

عروس کا مدول ہی ہم بغل جسسی کہ اب جی میں

بغلوں سی عطر کا خیال مدح آتا ہی

کان اعفر الابطین

تھیں بغل ہائے پاک خیر انام | مثل رنگ بدن سفید تمام
یعنی یکسان تھا رنگ جسم و بغل | کہ خصوص اسکو آپ پر ہی حمل
اور ہر شخص کی بغل کا رنگ | جسم کی رنگ سی جدا ہی و رنگ
یعنے ہوتا ہے تیرگی مائل | بخلاف آپ کی سن ای عاقل
اور بغل میں نہیں تھے آپ کی بال | پر کچھ اس میں خلاف ہی قیل او رقال
کیونکہ بعضی حدیثوں میں آیا | قلع کرنا بغل سے بالون کا
بسکہ خوش بو بغل سے آتی تھی | ہے یہہ بعضی صحابہ سے مروی

کہ لگایا جب آپ نے مجھکو — اپنے سینہ سی بس تھی ایک خوشبو
مثل خوشبوی مشک آئی مجھے — اور بغل ہای پاک حضرت سی
لکھون وصف بغل مین یہ اشعار — تا ہوا اعجاز حسن کا اظہار

اشعار

چہ اعجاز ید بیضاست در حسن بغلہایش — کہ شام تیرہ روزان را تجلی در بغل دارد
بغل بودہ بخوشبوی بدان سان — توگوئی عطر دانی ہست پنہان

یقین ہی لطف حق پشت پناہ حال ہوئی
شمیم اشعار وصف پشت اقدس کی سناتا ہی

وَكَانَ ظَهْرُهُ الشَّرِيفَةُ كَأَنَّهُ سَبِيكَةُ فِضَّةٍ

اور تہے آپ کی وہ پشت شریف — گویا نقرہ گداختہ ہو لطیف
تھی سفید اور صاف بس ہموار — اور شانون سے کے بیچ مین ای یار
مہر تھی آپکی نبوت سے کے — بس وہی خاتم نبوت سے تہے
اس لیے نام یہ رکھا اوسکا — کہ کتابون مین اگلی لکھا تھا
خاتم الانبیا وسے ہوگا — پشت پر جسکے ہو نشان اوسکا
سو نشانی تھی وہ بصد زینت — جس سے پہچانے جاتے تہے حضرت
تھی سند محضر نبوت کے — کہ نہ واقع کوئی خلل ہو کبھی

اور محفوظ بھی تھی اوسکی سبب
بلور نشانی تھی یا تھا شہر اله
اور کہا ہے یہہ بھی حاکم نے
ہوئے مبعوث جتنے پیغمبر
کچہہ نہ کچہہ ایک نشان نبوت کا
یعنی باہین دونون شانون کے
تھا لکھا اوس مین کلمہ اللہ
اور توحید کی ساتھہ تھا مسطور
ایک روایت مین یون بہی ہی لکہا
اور بعد از وفات حضرت کے
سبب ت کے آنے کے یہہ تہی پہچان
بس علامت تہی وہ نبوت کی
اور پہر جب وہ ہوگئے غائب
کہ پس مرگ پہر نبوت کے
اور گمان ہونے کی کچہہ بہی دلیل
حق تعالی ہی اوسکو جانتا ہے

طعن اہل کتاب سے باوجب
خاص حضرت کی ساتھہ بحمد اللہ
ہی روایت بن منبہ سے نفے
سکے تھا سیدہی با ہین کیسہ
اور ہماری نبی کی پشت پہ تھا
آپ کی خاتم نبوت سے تہے
وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ اِی وَاہ
حَیْثُ کُنْتَ فَاِنَّكَ مَنْصُوْر
اوسمین ایک نور تھا چمکتا ہوا
ہوی غائب وہ جسم اقدس سے
کہ رہا پشت پر نہ اوسکا نشان
کہ ہویدا جو تا حیات رہے
سبب اوسکا یہہ جانیئے صاحب
باقی حاجت نہ کچہہ سند کی ہے
کہ جو کچہہ اوس مین راز رب جلیل
اور اس طرح سے ہی لکہا ہے

اوسکے گم ہونے سے شبہے کوئی
کہ نبوت بس اب نہ باقی ہے

کہ نبوت نبی کی ہے باقی
نہیں ہرگز وہ موت سی جاتی

ہے لکھا خاتم نبوت کو
جس طرح بیضۂ کبوتر ہو

پارہ گوشت سرخ رنگت کا
دونون شانون کے بیچ ابھرا تھا

ظاہر و باطن اوسکے تھے سطور
دونون جملے جو ہو چکے مذکور

وقت پیدائش اوسکا بعضون نے
لکھا اس طرح سی کہ حضرت کی

ہوئے پیدا وہ بعد شرح صدر
اور لکھتے ہیں بعضے عالی قدر

پیدا ہوتے ہی آپکی وہ ہوئے
پشت اقدس پہ بیچ مہر نبی

اور بعضون نے اس طرح سی کہا
ساتھہ ہی آپکے ہوئے پیدا

ایک روایت مین ہے لکھا اس طور
چاہیے یاد رکھنا سن کے بغور

بیچ شانون کے بائین جانب تھا
پارہ گوشت ایک اوٹھا ہوا

چند ایک بال بھی تھے کچھ اوپر
اور فرماتے ہین یون ابن عمر

اوسپہ تھا لا الہ الا اللہ
گوشت کی حرفون سی لکھا اے آہ

اور یہ بھی اونہین سے ہی مروی
تھا محمد رسول اللہ بھی

ابن اسعد نے اس طرح ہی کہا
پیٹھ ملنے کو مجھے فرمایا

جبکہ مین وہ پشت پاک سے ملے
مہر اقدس پہ جا لگے اور نکلی

ہوسے معلوم چند مو گنجان
ہی یہہ بی دیکھنے کی اونکا بیان

بال دیکھے نہیں تجھے آنکھون سے
جب ملے پشت پاک ہاتھون سے

بس اونھون نی وہی بیان کیا
اور جن راویون نے دیکھا تھا

رنگ کو اور شکل کو اوسکے
کہا ویسے ہی اوسکو اون سبھنے

ایک نی دی مثال انڈے کی
اور گھنڈی کی دوسرے نی دی

کوئی کہتا ہے سرخ رنگ اوسکا
اور کسی نے سیاہ و سبز کہا

سے درست اور سچ یہ جسنے بتایا
سُرخ و سبز و سپید کی دی تشبیہ

کیونکہ سرخ و سپید جسم جو تھا
اس لیے مُہر کو بھی سرخ کہا

اور جو کچھ اوسپر خال سی تھی
کہا سبز و سیاہ ہر ایک نے

بجا شاخ نہال فیض سمجھو میری ہاتھون کو۔
کہ ان ہاتھون سی وصف دست حضرت لکھا جاتا ہے

یون سنا ہے کہ دست پاک نبی
تھی نہایت ہی باخوش اسلوبی

موٹی بازو اور لانبے تھے پونچے
گوشت سی پر ذراع دونون تھے

وصف بازوی سید دو سرا
اس طرح سی کسی نی ہے لکھا

دو بازوسے شفاف آن گلبدن
جو گلدستہ نسترن در چمن

نرم و چوڑی ہتھیلیاں وہ گداز | جس سے جود و سخا سدا دم ساز
ایک صحابی نے اس طرح سے کہا | ہو کے حاضر جو بیٹھنے ہاتھ چھوا
ایسکہ ریشم سے تھے زیادہ نرم | سرد تر برف سے نہ اصلا گرم
اور انس کہتے ہیں نہیں پایا (یعنے ہتھیلے) | نرم تر اون سے اطلس و دیبا
سخت و موٹے اونہیں کہا جسنے | سبب اوسکا یہہ تھا ذرا سنیئے
گھر کے کاموں میں اور جہاد میں جب | ہوتے مشغول تھے وہ شاہ عرب
سخت اوس دم ہتھیلی ہو جاتیں | پھر اوسی اصل حال پر آتیں
اور مروی ہی یوں بھی جابر سے | ہاتھ حضرت نے پھیرا مونہہ پہ میرے
پائی کچھہ ایسی خوشبو اور ٹھنڈک | دل کو راحت دماغ کو تھی مہک
گویا نکلا ہے ہاتھہ حضرت کا | عطرداں سے ابھی شمامہ سا
ہے بیان اور بھی صحابہ کا | وصف میں اونکے قس علی ھذا
سعد کہتے ہیں آئے وہ خوشخو | یعنے حضرت مری عیادت کو
ہاتھہ پیشانی پر مرے رکھا | شکم و سینہ پہ پھر پھیرا
سرد ایسا تھا وہ کہ بس ابتک | پاتا اپنے جگر میں ہوں ٹھنڈک
بس وہ سردی نہ عارضہ سے تھی | لمس کرنیسے جو بدن سے لگتی
بلکہ جان اسکو اعتدال مزاج | اور نہایت درست حال مزاج

اور عدم غلبۂ حرارت سے جسے ۔۔۔ جس سے حاصل ہو ذوق و رغبتی
اونگلیان ہاتھ پاؤن کے تھین دراز ۔۔۔ خوب پر گوشت لیک با انداز
وصف ان شعرون مین جو ہی لکھا ۔۔۔ اس سے بھی حسن مین وہ بھی آراستہ ہے
کف شن راحت دہ ہر محنت اندیش ۔۔۔ نہادہ مرہمی بر ہر دل ریش
کفا و ستش گست و غنچہ سان گھائی ۔۔۔ چو بست از آستین بیرون کند گلدستہ ہا

ہی میرا ذہن اب موج محیط حسن کا سیاح
کرین وصف شکم خضر کا لکھنا اوسکو بجا ہی

سَوَاءَ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ

وصف مین پیٹ کی یہہ ہے لکھا ۔۔۔ سینۂ پاک سے برابر تھا
یعنی سینے سے پیٹ اونچا نہ تھا ۔۔۔ اور سینہ تھا پیٹ سے اونچا
اور یون بھی حدیث مین آیا ۔۔۔ کہ ہے نقطۂ مفاض بطن لکھا
ہے یہہ معنی کہ تھا فراخ شکم ۔۔۔ اور یہہ ہے عرض صدر کو لازم
حضرت ام ہانی وصف شکم ۔۔۔ کرتے ہین یون بغیر بیش او رکم
مینے دیکھا تھا پیٹ حضرت کا ۔۔۔ رکھے کاغذ تھے تہ بتہ گویا
خوب یہہ بھی کسی نی ہین سے لکھے ۔۔۔ چند اشعار وصف مین اوسکے

چنین صورت پاکیزہ گوہر | شکم با سینہ اش بودی برابر
ز وصف آن شکم دل ماند باہم | کہ از مہر شکم شد پشت با خم
بلوری بلکہ صافی تر از آب | مصفا موج زن دریای سیماب
حریری نی کاغذے مہرہ کشیدہ | مصفا و سبکتر نیسان گردیدہ
شکم از بس صفا آئینہ نور | توان دیدن در آن عکس رخ از دور
شکم از لطف تا ثم یا حریرست | ز نرمی قرص صندل یا خمیرست
شد از وصف شکم تا خامہ شاداب | ورق شد دیدہ گاہی موج مہتاب
لفظ ذو مسربہ ہے قول سے علی | تھی عیان ایک لکیر بالون کی
ناف اقدس تلک وہ سینہ سے | ابن ہالہ سے ہین یون کہتے
مگر ایک لفظ کی تفاوت سے | یعنے لفظ دقیق اور ذو سے
بس تو اوسکو دقیق مسربہ جان | اسکے معنی کا اس طرح ہی بیان
سینہ سے ناف تک تھے پتلے سے | خوش نما اک لکیر بالون کی
شکم و سینے پر سوا اسکے | اک ذرا بھی کہین پہ بال نہ تھے
صاف بالون سے دونون پستان تھین | مو نہ جز مسربہ تھی اور کہین
پر ذرا عین و صدر سینے پر | اور ساعد پہ بال تھے اکثر
وصف مین آپکی ہی یہ بھی لکھا | بالون سی جسم پاک خالے تھا

یہہ مقابل ہے قول اشعر کے / اور اشعر بس اوسکو ہین کہتے
بال جسکے بدن پہ ہوویں تمام / پڑھو صلی علی رسول انام
یون لکھا ہے کسی نی وصف اسکا / مین بیان پر جو شعر یہہ لکھا
نکو بو ویش مو بر دوش بازو / نروید گرچہ از برگ سمن مو

ہوا کیا ساق پائی عرش سی ہم پایہ یہہ خامہ
جو نقش مجھسے وصف ساقین مبارک اب لکھا ہی

وصف ساقین مین ہی یون مروی / نہ تھین پر گوشت بلکہ تھین پتلے
سن اسی بھی ہی یہہ بیان جس طور / ایک صحابی کا قول ہے اس طور
جب کیا اونکا مینے نظارہ / تھین وہ ساقین گویا جمارہ
بھاری تھے ہڈیون کی جوڑ اور بند / گھرتے تلوے تھے خوشنما و پسند
قدم پاک نرم اور ہموار / جن پر پانی نہ ٹھہرتا زنہار

مسیح القدمین

ہی یہہ مروی ابی ہریرہ سے / آپ جس وقت راہ چلتے تھے
سب قدم تھا زمین پر لگتا / یاد رکھو یہہ مسیح کی معنا
اور اخمص ہی ایک روایت مین / گھرتے تلوے یہہ اسکے معنی ہین

رہی جو یہہ وصف وطرح مروی — لا محالہ تنافی اسمین ہوئے
اب توافق جہاں پہ یون لیجے — قدم پاک ایسے اخمص تھے
کہ بوقت خرام لگجاتے — سارے تلوے زمین پہ حضرت کے

منہوس العقب

ایڑیان بسکہ خوبصورت تھین — پتلے کم گوشت خوب ابھری ہوئین
وصف انگشت پاین ہی مروی — بسکہ سبابہ سب سے لانبے تھے
ہے جو مشہور ہاتھ کی اونگلی — یعنی سبابہ سب سے تھے لانبے
یہہ غلط ہے نہ اسکو ہرگز مان — وہی اول کا قول سچ تو جان

حواس خمسہ گم ہین خود بخود اس وہم تمیم اپنی
نشان سایہ حضرت نہین کوئی بتاتا ہی

کہتے ہین قد پاک کا سایہ — تھا نہین یہ بھی ایک ہے آیہ
شمع ہو آفتاب یا مہتاب — سب مین سایہ تھا آپکا نایاب
کیونکہ سب جسم پاک نور کا تھا — اور نہین سایہ نور کا ہوتا
جس قدر آپکی ہین اسم شریف — اون مین ایک نور بھی ہی اسم لطیف

ہی پامال خرام شاہد مضمون ایک عالم

کہ رفتار مبارک کا جواب مذکور آتا ہی

ذکر رفتار اس طرح ہی لکھا | راہ چلتے تھے یون رسول خدا
خوب پورا اوٹھا اوٹھا کے قدم | رحمت حق اونہون پہ ہو ہر دم
جلد جلد اور کشادہ گامی سے | آئین پستی کو جیون بلندی سے
نظر آتے تھے آگے کو مائل | سیدہ صفت بھی ہی حسن مین شامل
یاد آئی کسی کی چال ہمین | ہمنشین ہم چلے سنبھال ہمین
تھا ہر ایک بات مین نرالاپن | خوب خوش وضع سب سے بیش حسین
حسن صورت مین حسن سیرت مین | برگزیدہ تمام خلقت مین

لکھا یہان تک تو نظم حلیۂ ختم رسالت کو
مناجات اب لکھون آگئی ہی بس لبون تک آتی ہی

شکر حق ہی ہوا یہ نظم تمام | ہووے یارب بخیر اب انجام
شاہد نظم کو بصد حسرت | کر عطا حلۂ قبولیت
تا ہو مرغوب ایسی ہر دل کی | سر اور آنکھون پہ سب کی جو رکھے
بے ریا باخلوص ہو ہو کر | الامان از حسد وز استکبار

التحفیظ از نفاق و شرک و کین — دشمنان خند یا خدا بہ کمین

ایک ہی نفس دوسرا شیطان — یہی دونون ہین دشمن ایمان

وسوسے دلمین لاتی ہین صد ہا — ہر طرح انکی قید مین ہون پھنسا

وسوسون تو حاسدون کی بجا — سبب معصیت یہی ہی مرا

خط عبادت کا لطف طاعت کا — بے حضوری سے دل نہین آتا

مجھکو فرما حضور قلب عطا — کہ مین ہون سر بسر خطا سی بنا

دم گذرتا نہین بغیر گناہ — خواہش نفس مین گھرا ہون آہ

بیحد و عد ہے میری معصیت — جس سے پاتے نہ ایک دم فرصت

معصیت کو مری گنہ سی عار — کرے توبہ پہ توبہ استغفار

سخت شرمندہ ہون بہت ناچار — کیا کرون عرض ای مری غفار

ہے جو از بس قساوت قلبی — ایک بلاے عظیم ہے یہہ بھی

دل بریان دی چشم گریان دے — سینہ صافی دے نور ایمان دے

یہہ تو سب سچ ہی پر سن ای دل زار — گو نہین ہے ترے گنہ کا شمار

زشت اعمال سے خجل ہے تو — اور نہایت ہی منفعل ہے تو

پر نہ رکھہ رحمت خدا سی یاس — ایسی نعمت کا کر تو شکر و سپاس

بندۂ پر خطا ہے تو جسکا — کیا ٹھکانہ ہے اوسکی رحمت کا

یاد رکھ یہہ حدیث ہی قدسی — سبقت رحمتی علی غضبی

بحر رحمت کا جوش مین جب آئے — کوہ عصیان مثال کف بہجائی

مہر بخشایش اوسکا جب چمکے — ظلمت جرم پھر کہان ٹہری

ابر عفو اوسکا جس گہڑی برسے — دہولین سب عیب پا تلک سر سے

اپنی رحمت سی ای خدای رحیم — بطفیل نبی رسول ﷺ کریم

عفو فرما مرے تمام گناہ — اور کر حسنات بخش الٰہ

نیک ہر کام کی تو دی توفیق — لطف ہر دم ترا ہو میرا رفیق

ہستی سے کر عطا مجھے چند چیز — تا ہو انسانیت کی میرے تمیز

امن و ایمان اور علم و عمل — وسعت رزق و صحت اکمل

ہو نبی پر سدا درود و سلام — آل و اصحاب پر بہی ای علام

تمت